Regd. S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

دو روزنامہ

فی پرچہ ۱ آنہ

المصلح

خطبہ نمبر ۲۴

جمعہ

۵ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | ۱۳ نبوت ۱۳۳۲ھش | ۱۳ نومبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۸۸

مصر کے شاہی خاندان کے بہت سے افراد کو گرفتار کر لیا گیا

قاہرہ ۱۲ نومبر۔ قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم نے کل یہاں اعلان کیا۔ کہ شاہی خاندان کے بہت سے افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا۔ کہ گرفتار شدگان کے ناموں اور ان پر عائد کردہ الزامات کی تفصیل بعد میں شائع کی جائے گی۔ اس سے قبل انہوں نے ایک بیان میں کہا تھا۔ کہ شاہی خاندان کے افراد اپنا روپیہ اور سونا وغیرہ غیر قانونی طور پر مصر سے باہر بھیجنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

ایک باخبر ذریعہ سے یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ مصر کے وزیر اعظم مصطفیٰ نحاس کی بیوی زینب الوکیل کو بھی عنقریب بعض الزامات کی بنا پر انقلابی عدالت کے سامنے پیش کیا جائیگا۔ ان پر الزام یہ ہے کہ ان کے خاوند کے دور وزارت میں جو سیاسی بدعنوانیاں روا رکھی گئیں۔ ان میں خود ان کا بھی بڑا دخل تھا۔ زینب الوکیل پر پہلے بھی ایک الزام عائد کیا جا چکا ہے۔ اور وہ ناجائز منافع خوری کے قانون کی خلاف ورزی سے تعلق رکھتا ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۲ نومبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہے۔ کل کچھ افاقہ ہوا تھا لیکن آج پھر سر درد کی شکایت ہو گئی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سرحد اسمبلی کے سرمائی اجلاس کا آغاز۔ پہلے روز پانچ بل پیش کئے گئے

صوبے میں مصنوعی کھاد کی تقسیم کے باعث زرعی پیداوار میں ۲۵ فی صدی اضافے کا امکان

پشاور ۱۲ نومبر۔ آج صبح یہاں سرحد اسمبلی کا سرمائی اجلاس شروع ہوا۔ آج کے اجلاس میں پانچ مسودہ ہائے قانون پیش کئے گئے۔ ان میں سے ایک بل کی رو سے تفریحی ٹیکس کے موجودہ قانون میں ترمیم کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ موجودہ قانون میں ایسی کوئی دفعہ موجود نہیں ہے۔ جس کی رو سے ضابطہ کی پابندی نہ کرنے والے سینماؤں کے مالکوں کے خلاف کارروائی کی جا سکے۔ بل پیش ہونے سے قبل ایوان میں صوبے کے وزیر اعلیٰ اور ایک اور نئے رکن نے رکنیت کا حلف اٹھایا۔ اسمبلی کے سپیکر اللہ نواز خاں اور ارباب محمد آصف خاں نے نئے ممبروں کا خیر مقدم کیا۔ اس کے بعد اسپیکر نے اعلان کیا۔ کہ آئندہ خان ثمین جان خاں کی جگہ پیر صاحب مانکی شریف حزب مخالف کے لیڈر ہوں گے۔ پیر صاحب مانکی شریف کی تحریک پر ایوان کے ممبران نے دو منٹ خاموش کھڑے ہو کر سلطان ابن سعود کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ صوبائی وزیر خوراک خیال جعفر شاہ نے وقفہ سوالات میں ایوان کو بتایا۔ کہ مصنوعی کھاد کی تقسیم کی وجہ سے زرعی پیداوار میں ۲۵ فی صدی اضافہ ہو جائیگا۔

دنیا کے مسلم ممالک ثقافتی اور نظریاتی اعتبار سے بنیادی طور پر متحد ہیں

یہ اتحاد خدا پر ایمان اور انسانی اخوت و مساوات پر مبنی ہے (ظفر اللہ خاں)

واشنگٹن ۱۲ نومبر۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں پاکستان کے وزیر امور خارجہ نے پچھلے دنوں یہاں "اوورسیز رائٹرز کلب" میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے پس منظر کی تشریح کی اور مختلف مسائل پر تبصرہ کیا۔ جن میں مسئلہ کشمیر، نہری پانی کا تنازعہ، مہاجرین کی بحالی اور جنوبی ایشیا میں پاکستان کی جائے وقوع کی اہمیت کے مسائل بھی شامل تھے — وزیر امور خارجہ نے بتایا۔ کہ مسلم قوموں کے درمیان جو پاکستان سے مغرب کی جانب مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ تک اور مشرق کی جانب ملایا اور انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی ہیں۔ ثقافتی اور نظریاتی لحاظ سے بنیادی اتحاد موجود ہے۔ جو خدا پر ایمان فرد کی باہمی مساوات اور انسانوں کی اخوت پر مبنی ہے۔

جب چودھری محمد ظفر اللہ خاں سے پاکستان میں کمیونزم کے خطرہ کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ اسلامی ملکوں میں کمیونزم صرف جہالت کی وجہ سے ترقی کر سکتا ہے۔ یا پھر مصیبت زدہ علاقوں میں پنپ سکتا ہے۔ کیونکہ حالات سے مجبور ہو کر آدمی بے عقیدہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ہم اسلام کے نظریات کی اشاعت کر سکیں۔ اور قوم کو مصیبتناک حالات سے بچائے رکھیں۔ تو کمیونزم ترقی نہیں کر سکتا۔ چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا۔ کہ پاکستان کی زراعتی ترقی کے سلسلے میں امریکی امداد کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اور انہوں نے امریکہ، کناڈا اور آسٹریلیا کا گیہوں کے عطیات کے لئے شکریہ ادا کیا۔ پاکستان کے وزیر امور خارجہ سے سوال کیا گیا۔ کہ آیا پاکستان کسی حملہ کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ حملہ کے سائز اور اس کی سمت پر منحصر ہے۔ پاکستان موجودہ خطرات سے غافل نہیں ہے۔ انہوں نے یہ امید بھی ظاہر کی۔ کہ تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلہ میں بہتر صورت پیدا ہو جائے گی۔ ایک اور سوال کے جواب میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا۔ کہ نظریات کا ہونا اور بات ہے۔ اور ان کے لئے کام کرنا کچھ اور بات ہے اسلامی تصور کے مطابق انسانی قدروں کو ناپنے کا ایک ہی پیمانہ ہے۔ اور وہ ہے انسانی زندگی کی راستبازی۔

وزیر موصوف نے برصغیر کے لئے "اصول منزو" کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ "یہ رائے رکھنا کہ ملک کو خطرہ نہیں اس لئے کیوں فکر کی جائے۔ نہ صرف بزدلی ہے۔ بلکہ غداری ہے۔" اپنی تقریر کے آخر میں انہوں نے کہا۔ کہ "جب کبھی موقع پڑا ہے۔ مسلمانوں نے اپنے فرائض اور ذمہ داریاں پورا کرنے اور حق کی حمایت کرنے سے پہلوتہی نہیں کی۔"

شاہ لیبیا کا دورہ مراکش

عرب لیگ کے حلقوں میں خفگی کا اظہار

قاہرہ ۱۲ نومبر۔ شاہ لیبیا ادریس السنوسی کے فرانسیسی مراکش جانے پر یہاں عرب لیگ کے حلقوں میں سخت احتجاج کیا گیا ہے۔ یہاں کے اخبار "الخیر" نے ان احتجاجوں کا ذکر کرتے ہوئے۔ کل ایک ایڈیٹوریل میں لکھا کہ شاہ لیبیا کا نئے سلطان مراکش سے ملاقات کے لئے جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ عرب لیگ کے ممبر ممالک کو جھٹلا رہے ہیں۔ کیونکہ تمام ممبر ممالک نے بالاتفاق مراکش کے نئے سلطان محمد بن اعراف کو جنہیں فرانسیسیوں نے مقرر کیا ہے۔ تسلیم نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا

چرچل سٹاک ہالم نہ جا سکیں گے

لنڈن ۱۲ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل اپنی گوناں گوں مصروفیات کے پیش نظر ادب کا "نوبل پرائز" لینے کے لئے ۱۰ دسمبر کو سٹاک ہالم نہ جا سکیں گے "برمودا کانفرنس" کی وجہ سے بھی ان کا سٹاک ہالم جانا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ کانفرنس ۴ دسمبر سے شروع ہو رہی ہے۔ جو ۸ دسمبر تک جاری رہے گی۔

مبلغ سنگاپور مولوی محمد صادق صاحب کی علالت

مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ انچارج سنگاپور مشن قرآن مجید کا ملائی زبان میں ترجمہ مکمل کرنے کے لئے آجکل ملایا گئے ہوئے ہیں۔ آپ کے متعلق وہاں سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ آپ عارضہ بخار بیمار ہیں۔ ان دنوں سرمبن (Seremban) کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ صحابہ کرام اور دیگر احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور آپ کو توفیق دے۔ کہ آپ اس اہم کام کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب ہو سکیں۔ آمین۔

صدر آئزن ہاور اور مسٹر غلام محمد کی ملاقات

واشنگٹن ۱۲ نومبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد جو آج کل غیر رسمی طور پر امریکہ گئے ہوئے ہیں۔ آج امریکہ کے صدر مسٹر آئزن ہاور سے ملاقات کر رہے ہیں۔ آئزن ہاور نے ان کے اعزاز میں ایک دعوت استقبال کا اہتمام کیا ہے۔ جس میں وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خاں پاکستانی سفیر مقیم واشنگٹن مسٹر امجد علی امریکی حکومت کے وزراء اور دیگر اعلیٰ حکام بھی شریک ہوں گے۔

مسٹر کورینو نے اپنی شکست تسلیم کر لی

منیلا ۱۲ اکتوبر۔ فلپائن کے صدارتی انتخابات میں آج صدر کورینو نے مسٹر میگسائی سائی کے مقابلے میں اپنی شکست تسلیم کر لی۔ مسٹر میگسائی سائی کو ان سے تقریباً دو تہائی ووٹ زیادہ ملے ہیں۔

ایران کے شہروں پر سے حالت محاصرہ ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا

تہران ۱۲ نومبر۔ کل کرم، بوشہر اور مشہد کے شہروں پر سے محاصرے کی حالت ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ کچھ عرصہ قبل جنرل زاہدی کے برسر اقتدار آنے پر ان شہروں میں فسادات رونما ہوئے تھے۔ جن پر قابو پانے کے لئے وہاں حالت محاصرہ کا اعلان کر دیا گیا تھا

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے مسلم پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

خطبہ نمبر ۳۴

خطبہ جمعہ

قرآن کریم کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہی اسلام ہے

جماعتیں اس بات کا انتظام کریں کہ ہر احمدی قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے اور اس پر عمل کرے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام کے بعض ضروری امور اور تفصیلات حدیث اور فقہ سے معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن

اسلام کی اصولی تعلیم

قرآن کریم سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم ایک جامع کتاب ہے۔ جو انسانی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتی ہے۔ اور اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ جو انسان کے ہر مقصد اور ہر مدعا میں راہ نمائی کرتا ہے۔ پس اسلام کو قبول کرنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ انسان اس کی راہ نمائی اور ہدایت کو تلاش کرنے اور عمل کرنے پر آمادگی کا اظہار کرے۔ اور اسلام کے قبول کرنے کے معنے یہ ہیں کہ انسان قرآن کریم کی ہدایات اور اس کی کامل تعلیم پر یقین اور ایمان لے آئے۔ اسلام بے شک کامل مذہب ہے لیکن

اسلام کی زبان قرآن کریم ہے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک ایک کامل نبی ہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان قرآن کریم ہے اللہ تعالیٰ بے شک ہر نقص سے پاک اور ہر خوبی کا جامع خدا ہے۔ لیکن اس کی زبان قرآن کریم ہے۔ اصولی تعلیم خدا تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ اصولی تعلیم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرآن کریم کے سوا اور کہیں نہیں ملتی۔ اصولی تعلیم کا ماخذ

فقہاء اسلام اور مفکرین اسلام

کے لئے سوائے قرآن کریم کے اور کوئی نہ تھا۔ جو کچھ مفکرین اسلام نے بیان کیا ہے جو کچھ مجتہدین اسلام نے بیان کیا ہے۔ جو کچھ فقہاء اسلام نے بیان کیا ہے۔ اگر وہ صحیح ہے تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے جو کچھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اگر وہ واقعہ میں آپ تک پہنچ جائے تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اگر واقعہ میں وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو وہ قرآن کریم کی تفسیر ہے۔ ہاں جزئیات ایسی ہیں۔ جو قرآن کریم نے ایسے الفاظ میں بیان نہیں کیں۔ کہ انہیں ایک عام آدمی سمجھ سکے

الٰہی ارشاد اور وحی

میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذہن کو اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یا وہ جزئیات ایسی ہیں۔ کہ اصولی تعلیم میں ان کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ وحی جلی یا خفی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی طرف توجہ دلادی گئی۔ وہ بیشک قرآن کریم کی خفی تفسیر یا حاشیہ کہلا سکتی ہیں۔ لیکن وہ محض جزئیات ہیں۔

اصولی تعلیم قرآن کریم میں ہی ہے

لیکن بدقسمتی سے مسلمان قرآن کریم پڑھنے اور سیکھنے سے محروم ہیں۔ ہمارے ربوہ کے سکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں آتی ہیں یا قادیان کے سکولوں میں لڑکے اور لڑکیاں آتی تھیں۔ تو افسوس کے ساتھ یہ بات معلوم ہوتی تھی۔ اور معلوم ہوتی ہے۔ کہ ان میں سے بعض دسویں جماعت تک بھی قرآن کریم ناظرہ نہیں پڑھ سکتے۔ اب یہاں کالج بنا ہے اس میں بعض ایسی لڑکیاں آئی ہیں جنہیں سورہ فاتحہ کا ترجمہ بھی نہیں آتا۔ اگر یہ حالت ہے تو سوال یہ ہے کہ جب قرآن کریم سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ تو مذہب سے ان کا کیسے تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ اسلام قرآن کریم کا نام ہے۔ تم اسلام کی کوئی تعریف کرو وہ نامکمل ہوگی حقیقی تعریف یہی ہے کہ

قرآن کریم کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا اسلام ہے

اس کے سوا جتنی باتیں بھی تم لاؤ گے وہ ایک دائرہ تو بنا دیں گی۔ مگر تفصیلی تعریف اسلام کی نہیں کریں گی۔ جیسے لوگ گر بنا لیتے ہیں۔ تجار اور صنعت و حرفت والے بعض گر بنا لیتے ہیں مگر یہ گر تفصیل کا قائمقام نہیں ہو سکتے۔ گر کسی کو مؤرخ یا حساب دان نہیں بنا سکتے۔ ایک مورخ کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسے تمام قسم کی ضروری تفصیلات یاد ہوں۔ ایک حساب دان کے لئے ضروری ہے۔ کہ حساب کے متعلق اسے ہر قسم کے ضروری اصول یاد ہوں۔ اسی طرح ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسے اسلام کے تمام ضروری اصول اور احکام یاد ہوں۔ محض یہ کہہ دینا کہ اسلام کی تعریف یہ ہے۔ کہ۔ کلمہ پڑھ لو۔ یہ اسلام کی مکمل تعریف نہیں۔ اگر ہم کہتے ہیں کہ کلمہ شہادت اسلام کی تعریف ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ

کلمہ کے پیچھے جو حقیقت ہے

اس پر ایمان لانا اور عمل کرنا اسلام ہے جب ہم کہتے ہیں کہ لاالٰہ الااللہ کہنے سے انسان مسلمان ہوتا ہے۔ تو اس سے ہماری یہی مراد ہوتی ہے۔ کہ عقائد کے متعلق جو تعلیم قرآن کریم نے دی ہے۔ وہ اس پر ایمان رکھتا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر ایمان لانا اسلام کو مکمل کرتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو قرآن کریم لائے اور اس کی جو تشریح [illegible] نے فرمائی جو شخص اس کے مطابق عمل کرتا ہے وہ مسلمان ہے۔ اگر صرف لاالٰہ الااللہ کہہ دینے سے انسان مکمل مسلمان بن جاتا ہے۔ تو لاالٰہ الااللہ منہ سے تو ہزاروں عیسائی بھی پڑھتے ہیں۔ پس خالی

لاالٰہ الااللہ

سے کیا بنتا ہے۔ پس حقیقتاً جو اسلام ہے وہ قرآن کریم پر ایمان اور عمل ہے۔ کلمہ سے ہم محض اس طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور عمل سے بھی ہم محض اس طرف اشارہ کرتے ہیں۔ گویا نہ صرف لفظی توحید سے انسان مسلمان ہوتا ہے اور نہ

قرآن کریم کے تمام احکام

پر عمل کرنے سے ہی انسان لازماً مسلمان ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ قرآن کریم کے بعض احکام اس کے لئے ضروری نہ ہوں۔ مثلاً زکوٰۃ ہے ایسے بھی مسلمان ہیں جن پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ حج ہے وہ ہر مسلمان کے لئے ضروری نہیں۔ حج صرف صاحب استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ پھر اس قسم کی لاکھوں جزئیات ہو سکتی ہیں۔ جن پر کسی انسان کا علم حاوی نہیں ہو سکتا۔ تو پھر کیا ایسا انسان مسلمان نہیں رہ سکتا۔ پس علم توحید کا اصولی علم جس کے ساتھ انسان مسلمان ہوتا ہے لاالٰہ الااللہ پڑھ لینے سے حاصل نہیں ہوتا۔ علم توحید کا اصولی علم قرآن کریم سے حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ عملی اصول جن سے ایمان اور اسلام مکمل ہوتا ہے محمد رسول اللہ کہنے سے حاصل نہیں ہوتے بلکہ وہ قرآن کریم کی تعلیم میں ہیں۔ اور قرآن کریم پڑھنے سے آتے ہیں بغیر قرآن کریم پڑھے اور اس کا مطلب سمجھے لاالٰہ الااللہ کہنا یا محمد رسول اللہ کہنا ایک گر تو ہے۔ یہ ایک منتر تو ہے لیکن اس کے پیچھے کوئی حقیقت نہیں

لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ

میں جان تب پڑتی ہے۔ جب اس میں قرآن کریم ڈالا جائے۔ اور جب

[illegible]

اس میں قرآن کریم ڈالا جائے۔ تو لا الٰہ الا اللہ بھی زندہ ہو جاتا ہے۔ اور محمد رسول اللہ بھی زندہ ہو جاتا ہے۔ پس قرآن کریم کے پڑھے بغیر اسلام قطعی طور پر نہیں آسکتا۔ افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے افراد بھی جنہیں اصلاح کا دعویٰ ہے۔ قرآن کریم پوری طرح نہیں جانتے۔ بڑی مصیبت یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک میں لوگ قرآن کریم کے الفاظ تو پڑھتے ہیں۔ ترجمہ نہیں پڑھتے پھر اس سے بھی بڑی مصیبت یہ ہے۔ کہ مولوی کہتے ہیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ حالانکہ اگر ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ تو انسان سو فی صدی نہیں تو ۶۰ فی صدی تو مسلمان ہو جائے۔ اور یہ بہتر ہے کہ انسان ۶۰ فی صدی مسلمان ہو۔ یا یہ بہتر ہے کہ اس میں ایک فی صدی بھی ایمان نہ ہو۔ پس جماعت میں یہ عادت ڈالی جائے کہ قرآن کریم پڑھو۔ تو ترجمہ بھی پڑھو۔ اگر یہ عادت ڈال دی جائے۔ تو یقیناً لوگوں کے اندر

اسلام کی صحیح روح

پیدا ہو جائیگی۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ جو شخص عربی نہیں جانتا۔ وہ قرآن کریم نہیں سمجھ سکتا کیونکہ انسانی عادت ہے۔ کہ کوئی بات اس کی زبان میں ہو۔ تو وہ فوراً سمجھ جاتے ہیں۔ لیکن وہی بات دوسری زبان میں ہو تو اسے پہلے اپنے ذہن میں اس کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے۔ اور پھر کہیں جا کر عبارت کا مفہوم اس کے ذہن میں آتا ہے۔ پس جب ہم قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھیں گے۔ تو عبارت کا مفہوم ہماری سمجھ میں آجائیگا۔ بشرطیکہ ترجمہ ایسا ہو۔ جس سے مفہوم سمجھ میں آجائے۔ اس قسم کا ترجمہ نہ ہو۔ کہ "شک نہیں ہے کوئی بیچ اس کتاب کے" "بیچ اس کتاب کے" کہنے سے ہم مفہوم نہیں سمجھ سکتے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں۔ کہ "اس کتاب میں کوئی شک والی بات نہیں ہے۔" اس سے مفہوم ہمارے ذہن میں آجاتا ہے۔ جو شخص "بیچ اس کتاب کے" کہے گا۔ وہ "بیچ اس کتاب" میں ہی پڑا رہے گا۔ الحمد للہ رب العالمین کے معنے جو شخص یہ کریگا۔ کہ اللہ جو تمام جہانوں کی ربوبیت کرنے والا ہے۔ وہی سب تعریفوں کا مستحق ہے۔ تو سب مفہوم سمجھ لیں گے۔ لیکن اگر کوئی یہ ترجمہ کرے۔ کہ سب تعریف واسطے اس خدا کے جو پالنے والا ہے سب جہانوں کا۔ تو اس کا مفہوم جلد ذہن میں نہیں آئے گا۔

یہ سب حماقتیں ہیں

جن سے بچنا چاہیئے۔ ہر ایک چیز جب اپنی حد سے گذر جاتی ہے۔ تو حماقت بن جاتی ہے۔ مثلاً نیت کو ہی لے لو۔ نماز کے لئے نیت باندھنا ضروری ہے۔ مقلدین اور غیر مقلدین سب کا اس پر اتفاق ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو غیر مقلدین کے سردار ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی کتاب بخاری شروع کی۔ تو الاعمال بالنیات کی حدیث سے کی۔ مقلدوں نے بھی کہا ہے۔ کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو۔ تو چار رکعت نماز ظہر کی یا دو رکعت نماز جمعہ کی ذہن میں لاؤ۔ تا تمہارا ذہن عبادت کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہے۔ غرض نیت انسان کے اندر بڑا بھاری تغیر پیدا کرتی ہے۔ نیت کو اڑا دیں۔ تو ہمارا عمل یقیناً کمزور پڑ جاتا ہے۔ لیکن نیت پر غیر معمولی زور بھی درست نہیں ہو سکتا۔ نیت پر بھی غیر معمولی زور دیں۔ تو یہ حماقت کی حد تک پہنچ جاتی ہے ہم اگر اسلام اور قرآن کریم کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اس ذریعہ کو اختیار کرنا چاہیئے۔ جو اس کے سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ ہمیں

وہ طریق اختیار کرنا چاہیئے

جس سے اس کے معنے ہماری سمجھ میں آجائیں۔ ورنہ اگر ہم وہ ذریعہ اور طریق چھوڑ دیں گے۔ تو لازمی بات ہے کہ ہم صحیح مفہوم سمجھنے پر قادر نہیں ہوں گے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ قرآن کریم کے ترجمہ کو ضروری قرار دے۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں۔ کہ اگر ہماری جماعت کے افراد یہ فیصلہ کر لیں۔ کہ ہم نے کسی ایسے لڑکے کو اپنی لڑکی نہیں دینی جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو۔ یا ہم فلاں لڑکی اپنے لڑکے کے لئے نہیں لیں گے۔ کیونکہ وہ قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتی۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ہم اسی طرح ایک بھاری تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ اب بھی اگر پوچھا جائے، کہ کتنے نوجوان قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں۔ تو مجھے شبہ ہے، کہ نصف کے قریب ایسے نوجوان یہاں بھی ہوں گے۔ جو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے۔ اور اس کی ساری ذمہ داری ان لوگوں پر ہے۔ جنہوں نے قرآن کریم کے الفاظ پر اتنا غیر ضروری زور دے دیا جیسے اس لطیفہ والے کے متعلق

مشہور ہے

جو نماز سے پہلے چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے کہنا ضروری سمجھتا تھا۔ احادیث میں بھی آتا ہے۔ کہ نماز کے لئے نیت ضروری ہے۔ اس سے ذہن عبادت کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اس شخص نے اس چیز کو حماقت کی حد تک پہنچا دیا تھا۔ وہ جب "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" کہتا تھا۔ تو بعض دفعہ وہ کسی صف میں ہوتا۔ اور بعض دفعہ کسی صف میں۔ بعض دفعہ وہ پہلی صف میں ہوتا۔ اور بعض دفعہ وہ دوسری یا تیسری صف میں ہوتا۔ جب وہ تیسری صف میں ہوتا۔ اور نماز سے قبل نیت باندھتا۔ کہ "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" تو اسے خیال آتا۔ کہ میرے آگے تو ایک اور صف بھی ہے۔ اس لئے میری نیت درست نہیں۔ اس پر وہ صف چیر کر ایک صف آگے آجاتا۔ اور پھر کہتا۔ "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ خیال کرتا۔ کہ ابھی اس کے آگے اور لوگ ہیں۔ اس لئے اس کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔ اس پر وہ صف چیر کر پہلی صف میں امام کے پیچھے آجاتا۔ اور سمجھتا کہ اب اس کی نیت ٹھیک ہوگی۔ اور وہ کہتا۔ "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ خیال آجاتا۔ کہ پتہ نہیں ان الفاظ کا اشارہ امام کی طرف ہے۔ یا میری انگلی دائیں بائیں ہو گئی ہے۔ اس پر وہ امام کی طرف ہاتھ بڑھا کر انگلی سے اشارہ کرتا۔ اور کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ خیال کرتا۔ کہ شاید اشارہ ٹھیک طرح نہ ہوا ہو۔ صرف کپڑوں کی طرف اشارہ ہوا ہو۔ اس پر وہ انگلی امام کے جسم میں چبھوتا۔ اور کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" لیکن پھر یہ سمجھتا۔ کہ شاید انگلی پوری طرح امام کے جسم کو نہیں چھوئی۔ اس پر وہ امام کو زور سے انگلی مارتا۔ اور کہتا "چار رکعت نماز پیچھے اس امام کے" اس طرح وہ اپنی نماز بھی خراب کر دیتا اور امام کی بھی۔ تو یہ حد سے آگے نکل کے جانے والی بات ہے۔ بے شک

قرآن کریم سمجھنا ضروری ہے

مگر جو شخص قرآن کریم نہیں سمجھتا۔ اسے قرآن کریم کے ترجمہ سے محروم تو نہ کرو۔ میرے نزدیک علماء نے یہ بہت بڑی غلطی کی کہ انہوں نے ترجمہ کو بالکل گرا دیا۔ حالانکہ قرآن کریم کا مفہوم سمجھنے کے لئے ترجمہ کا جاننا ضروری ہے۔ عربی جاننا ناممکن امر نہیں۔ لیکن فی الحال جہاں تک ہمیں ذرائع حاصل ہیں۔ اگر سارے مسلمان بھی عربی بولنے لگ جائیں۔ تو

ہمارا تجربہ یہی ہے

کہ ابتدائی زبان کا جاننا مفہوم کو اتنا قریب نہیں کرتا۔ کہ انسان بولتے ہی مفہوم سمجھ جائے۔ بہت کم آدمی ایسے ملیں گے۔ جو مثلاً الحمد للہ رب العالمین بولنے سے اس کا مفہوم سمجھ جائیں۔ پورا مفہوم سمجھنے کے لئے انہیں اس کا ترجمہ کرنا پڑتا ہے۔ جس طرح ہم کسی بات کا مفہوم اردو میں سمجھ سکتے ہیں۔ غیر زبان میں نہیں سمجھ سکتے۔ ایک عرب الحمد للہ رب العالمین کہے گا۔ تو فوراً اس کے ذہن میں اس کا مفہوم آجائے گا۔ لیکن پاکستانی خواہ عربی بولنا جانتے بھی ہوں۔ اس کا مفہوم فوراً نہیں سمجھ سکیں گے۔ انہیں اس کا مفہوم سمجھنے کے لئے اس کا ترجمہ کرنا پڑے گا۔ الا ماشاءاللہ جو شخص عربی زبان پر قادر ہو جائے۔ وہ ایسا کر سکتا ہے۔ لیکن یہ مہارت کافی مشق سے حاصل ہوتی ہے۔ یہی حال باقی زبانوں کا ہے۔ اگر تم

انگریزی بولنے کی عادت

ڈالو گے۔ تو تمہیں فقرے کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ انگریزی زبان سیکھنے میں ترجمہ کی عادت نہیں ڈالی جاتی۔ عربی میں اس خیال سے کہ قرآن کریم آجائے۔ شروع سے ترجمہ کی عادت ڈالی جاتی ہے۔ اور بعد میں اس سے ہٹانا مشکل ہوتا ہے۔ اب تو یہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ

استادوں کی توجہ

اس طرف سے ہٹ گئی ہے۔ کہ بچہ کو الف پر زیر زبر، ساکن پڑھایا جائے۔ لیکن پہلے بچہ کو اس طرح پڑھنے کی عادت ڈالی جاتی تھی۔ پس جماعت کو

قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی طرف

توجہ کرنی چاہیئے۔ الفاظ کا ترجمہ کرنا چاہیئے۔ مرکب فقرات کا ترجمہ کرنے کی عادت نہیں ڈالنی چاہیئے۔ اس طرح مفہوم کا سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ انگریزی میں الفاظ کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ عبارت کا نہیں اس لئے انگریزی عبارت کا مفہوم سمجھنا آسان ہوتا ہے۔ اگر عبارت کا ترجمہ کرنے کی عادت ڈالی جائے گی۔ تو زبان نہیں آئے گی مثلاً

الحمد للہ رب العالمین

کا ترجمہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اَل۔ حمد۔ للہ ربّ اور العالمین کا ترجمہ سیکھیں۔ تو پھر مفہوم صحیح طور پر سمجھ میں آجاتا ہے۔ مگر محض اس لئے کہ عبارت کا ترجمہ کرنے کی ابتدا سے ہی عادت ڈال دی جاتی ہے۔ عبارت کا مفہوم وہ لوگ بھی نہیں سمجھ سکتے۔ جو ابتدائی زبان جانتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی جب تک ٹھہر ٹھہر کر نہ پڑھیں، عبارت کا مفہوم نہیں سمجھ سکتے۔ ایسے لوگوں کے لئے بھی ترجمہ پڑھنا مفید ہوگا۔ اگر آٹھ نو رکوع کے الفاظ پڑھ لئے جائیں۔ اور پھر اس کا ترجمہ پڑھ لیا جائے تو یہ عمل زیادہ بہتر ہوگا بجائے اس کے کہ ہم عبارت کے ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے جائیں۔ باقی جو لوگ

عربی زبان پر قادر

ہو جاتے ہیں۔ وہ عربی میں ہی سوچنے اور غور کرنے لگ جاتے ہیں۔ میں ان کا ذکر نہیں کرتا۔ میں صرف ان لوگوں کا ذکر کرتا ہوں۔ جنہوں نے عربی زبان پوری طرح نہ پڑھی ہو۔ صرف قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا ہو۔ ایسے لوگوں کے لئے اردو کا ترجمہ پڑھنا ضروری ہے۔ پس جماعت میں قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

ہر شخص جو اردو پڑھ سکتا ہے

اس سے پوچھو کہ کیا وہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھتا ہے۔ اگر نہیں تو اسے اس طرف توجہ دلاؤ۔ عربی الفاظ کی تلاوت بھی ضرور کرو۔ مگر اس طرح کہ ایک ربع پڑھ لیا۔ اور پھر اس کا ترجمہ اردو میں پڑھ لیا۔ عربی اس لئے پڑھنی چاہیئے۔ تا متن محفوظ رہے۔ جو لوگ کتاب کی زبان کو بھول جاتے ہیں۔ وہ لوگ تحریف سے واقف ہونے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی شخص عربی عبارت نہ بھی جانے صرف ترجمہ پڑھتا ہو۔ تو بھی عربی عبارت بار بار پڑھنے سے اسے ایسا ملکہ ہو جائیگا۔ کہ جب کوئی شخص اس کے سامنے غلط مفہوم بیان کرے گا۔ تو وہ کہہ دے گا۔ یہ بات غلط ہے۔ وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آئے گا۔ پس عربی کے الفاظ بھی پڑھنے چاہئیں۔ تا تحریف کی نگرانی ہو سکے۔ لیکن جو لوگ قرآن کریم کو عربی میں نہیں سمجھ سکتے

انہیں ترجمہ کے فائدہ سے محروم نہیں رکھنا چاہیئے
پس ہر احمدی کو یہاں بھی اور باہر بھی ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

محکمہ تعلیم اور لوکل انجمن

بھی اس بات کا انتظام کرے اور پھر اس کی نگرانی کرے۔ ہر گھر میں دیکھا جائے کہ آیا اس میں ترجمہ والا قرآن کریم ہے۔ اور پھر گھر والوں کو کہا جائے۔ کہ وہ ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ اور جو شخص بالکل نہیں پڑھ سکتا۔ اسے مجبور کیا جائے۔ کہ وہ کسی دوسرے سے ترجمہ سنے۔ ربوہ میں تو یہ سہولت ہے کہ ہر گھر میں اول تو مرد اور عورت دونو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھنا جانتے ہیں۔ ورنہ بیوی نہیں جانتی تو خاوند پڑھنا جانتا ہے۔ خاوند نہیں جانتا تو بیوی جانتی ہے۔ اگر دونو نہیں جانتے تو کوئی نہ کوئی لڑکا یا لڑکی جانتی ہے۔ ہزار دو ہزار گھروں میں سے شائد کوئی گھر ایسا ہو۔ جس میں کوئی ترجمہ پڑھنے والا نہ ہو۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ربوہ میں سب لوگ آسانی کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ نہ پڑھ سکیں۔ عید الفطر اور بعض دوسری تقاریب پر غرباء کو کپڑوں وغیرہ کے لئے۔ روپیہ دیا جاتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ انہیں قرآن کریم خرید کر نہ دیا جائے۔ آخر ہر سال ہزاروں روپیہ غرباء کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔ اگر انہیں خود احساس نہیں تو اسی مد سے

قرآن کریم با ترجمہ خرید کر

دینے کے لئے کچھ رقم کاٹ لو اور اس سے انہیں قرآن کریم خرید کر دے دو۔ اگر اس کے نتیجہ میں انہیں اخراجات میں تنگی محسوس ہو۔ تو اس کی ذمہ داری خود ان پر عائد ہوگی۔
پس ہر گھر کی نگرانی کرو اور ان سے کہو کہ وہ ترجمہ قرآن کریم پڑھیں۔ اگر تم ایسا کرنے لگ جاؤ گے۔ تو یقیناً تم اپنے عمل میں بھی تغیر محسوس کرو گے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ عیسائی مبدل و محرف بائیبل کے واقعات سے بہت زیادہ واقف ہیں۔ لیکن مسلمان قرآن کریم سے واقف نہیں۔

عیسائیوں میں

سے ایک ادنےٰ جاہل۔ نوکر۔ باورچی کپڑے دھونے والا۔ برتن مانجنے والا اور جھاڑو دینے والی عورت بھی بائیبل کچھ نہ کچھ جانتی ہے۔ اور ان کا طریق ہے۔ کہ ہر خاندان میں ایک فیملی بائیبل ہوتی ہے اور وہ چار چار پانچ پانچ پشتوں سے خاندان کے پاس محفوظ رہتی ہے۔ اور باری باری خاندان کے ہر بڑے شخص کے پاس منتقل ہوتی رہتی ہے۔ اگر کسی کو قسم دینی ہوتی ہے۔ تو خاندانی بائیبل لے کر اس پر قسم دیتے ہیں۔ اور پھر یہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ کہ یہ بائیبل فلاں کے پاس تھی پھر فلاں کے پاس آئی۔ اس کے بعد فلاں کے پاس آئی۔ اس طرح خاندان میں بائیبل کا احترام آتا جاتا ہے اگر یہ اصول عیسائیوں نے اختیار کر لیا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اسے اختیار نہ کریں کہ وہ ہم سے پہلے ایسا کر رہے ہیں۔ پھر ہم یہ بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ ہم ان سے چھ سو سال بعد میں آئے ہیں۔ اگر بعض باتیں انہوں نے اچھی نکالیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ پس ترجمہ والا قرآن کریم ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے پھر ہر شخص کو یہ عادت ڈالنی چاہیئے۔ کہ وہ ترجمہ پڑھے یا سنے۔ اس طرح ہر ایک کے دل میں یہ شوق پیدا ہو جائے گا۔ کہ وہ عربی سیکھے۔ اور قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے۔ ایک عیسائی کو یہ شوق نہیں ہوگا۔ کیونکہ ان کے پاس جو بائیبل ہے اس کے اوپر

یونانی لاطینی یا عبرانی الفاظ

نہیں ہوتے۔ صرف ان کی اپنی زبان میں اس کا ترجمہ ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم کے الفاظ لازماً ساتھ ہوتے ہیں۔ اس لئے جب کوئی شخص ترجمہ پڑھے گا۔ تو وہ عربی الفاظ کے معنے سیکھنے کی کوشش بھی کرے گا۔ اس طرح اس کی تعلیم مکمل ہو جائے گی۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ایک عام عربی دان۔ اور ایک عام مولوی کے لئے بھی زیادہ فائدہ بخش یہی چیز ہے۔ کہ وہ ترجمہ پڑھے۔ کیونکہ اپنی زبان میں جس طرح مفہوم سمجھ میں آجاتا ہے دوسری زبان میں نہیں آتا۔ چند دن بھی ایسا کرو تو تم دیکھو گے کہ تمہیں اتنا دین آجائے گا۔ جو تمہیں بیسیوں سال میں نہیں آیا تھا۔ اس لئے نہیں کہ تمہاری عربی ناقص تھی۔ بلکہ اس لئے کہ تمہیں اس میں سوچنے کی مشق نہ تھی۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:۔
میں نماز کے بعد

بعض جنازے پڑھاؤں گا

میں چونکہ پہلے سفر پر تھا۔ پھر بیمار ہو گیا اس لئے بہت سے جنازے جمع ہو گئے ہیں۔ انیس آدمیوں کے جنازے ہیں جو میں نماز جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا

(۱) سید مشتاق احمد صاحب ہاشمی۔ ٹریکٹر کے اچانک الٹ جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں۔

(۲) چوہدری عمر الدین صاحب منگلہ صحابی تھے فالج گرنے کی وجہ سے جھنگ میں فوت ہو گئے ہیں۔

(۳) آمنہ بی بی صاحبہ بیوہ ناصر الدین صاحب صدر گوگیرہ۔ موصیہ تھیں۔ بہت کم لوگ جنازہ میں شریک ہوئے۔

(۴) محمد عثمان صاحب ولد ... محمد نواز خان صاحب جھیڈو۔ پٹرول میں آگ لگ جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ بہت کم لوگ جنازہ میں شریک ہوئے

(۵) چوہدری فضل احمد صاحب ڈسکہ صحابی تھے ان کی خواہش تھی کہ میں نماز جنازہ پڑھاؤں

(۶) گلاب دین صاحب چک ۳۵ سرگودھا دس ماہ قبل بیعت کی تھی۔ گاؤں میں احمدی کم تعداد میں تھے

(۷) بشیر احمد صاحب چغتائی راولپنڈی کے لڑکے پانی میں ڈوب گئے تھے۔ بہت مخلص نوجوان تھے۔

(۸) سلامت بی بی صاحبہ صدر گوگیرہ موصیہ تھیں ایک بچہ وقف کیا ہے۔ بہت کم دوست جنازہ میں شریک ہوئے۔

(۹) ماسٹر عبد العزیز صاحب نوشہرہ ککے زئیاں۔ صحابی تھے مخلص احمدی تھے تین چار احمدی جنازہ میں شریک ہوئے

(۱۰) پیر بخش صاحب چک ۱۰۳/۷ ر صحابی تھے۔ اور عمر اسی سال تھی جنازہ میں بہت کم لوگ شریک ہوئے۔

(۱۱) والد صاحب عبد الماجد خان صاحب بھاگلپوری۔ روہڑی سندھ ۲۱ ر اگست کو جمعہ اور عید کے دن فوت ہو گئے۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شریک ہوئے۔

(۱۲) صدر الدین صاحب مدار ضلع شیخوپورہ ۲۷، ۲۸ ر اگست کی رات فوت ہو گئے جنازہ صرف چھ آدمیوں نے پڑھا

(۱۳) ملک سعید احمد صاحب جاوید سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کی پھوپھی تلہار سندھ میں فوت ہو گئی ہیں۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شریک ہوئے۔

(۱۴) میر محمد افضل صاحب بمبئی کو کسی نے قتل کر دیا ہے۔ احمدی جماعت قریب نہیں ... سے احمدیوں نے جنازہ نہیں پڑھا

(۱۵) حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب لالہ موسےٰ گجرات۔ جنازہ میں بہت کم احمدی شامل ہوئے

(۱۶) ... بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب ... فاضل ناظر اعلےٰ قادیان کی ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا شادی ہوئی تھی۔ اب خبر آئی ہے کہ ان کی اہلیہ ... میں وفات پا گئی ہیں۔ جنازہ میں بہت کم لوگ شریک ہوئے۔

(۱۷) سید عبد الحی صاحب گوٹھ لالہ چورنجی لال سندھ۔ اڑھائی سال قبل ڈیڑھ کتے نے کاٹا تھا۔ اسی بیماری کی وجہ سے ۱۲ ر ستمبر کو فوت ہو گئے

(۱۸) رضوان عبد اللہ صاحب۔ حبشہ سے دینی تعلیم یہاں حاصل کرنے کے لئے یہاں آئے تھے۔ دریا میں ڈوب کر وفات پا گئے

(۱۹) چوہدری غلام حسین صاحب سفید پوش پچھلے دنوں وفات پا گئے ... نعش یہاں لائی گئی۔ لیکن میں جنازہ نہیں پڑھ سکا۔ کیونکہ میری طبیعت خراب تھی۔

ان سب کا جنازہ میں نماز جمعہ کے بعد پڑھاؤں گا۔

امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی توجہ کیلئے

بہ تسلسل اعلان مندرجہ اخبار المصلح مورخہ ۲۹ ؍ ۵۳ جملہ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ صوبہ سرحد کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اجلاس مجلس انتخاب صوبہ مورخہ ۲۲ ؍ ۱۱ ؍ ۵۳ بروز اتوار کو بوقت دس بجے صبح مسجد احمدیہ شہر پشاور میں منعقد ہوگا۔ اس میں ان کا بہ نفس نفیس شامل ہونا ازحد ضروری ہے کیونکہ وہ بذات خود مجلس انتخاب صوبہ کے ممبر ہیں۔ کوئی امیر یا پریذیڈنٹ اپنی جماعت کے کسی اور دوست کو اپنا نمائندہ بنا کر اجلاس میں شمولیت کے لئے نہیں بھیج سکتا نیز اس میں ان کی شمولیت ازحد ضروری ہے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایسے اجلاسوں سے بلا وجہ غیر حاضری کو خطرناک جرم سے موسوم کیا ہے۔

(خاکسار محمد الطاف جنرل سیکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کوارٹر نمبر ۲۸ سول کوارٹرز کوہاٹ روڈ پشاور)

درخواست ہائے دعا

میری والدہ محترمہ کی آنکھوں کا اپریشن کامیاب ہوگیا ہے مگر درد بہت ہے۔ نیز شیخ محمد دین صاحب ٹھیکہ دار کھٹہ سرگودھا ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ مخلصین سے دعا کی درخواست ہے۔

(خادم محمد ابراہیم کارکن المصلح کراچی) (۲) میری چچازاد ہمشیرہ صدیقہ بیگم اہلیہ برادر حقیقی محمد عبد اللہ درویش ۶۵ سے یکم نومبر سے بعارضہ فالج کے حملے کے نور ہسپتال ربوہ میں بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری ہمشیرہ کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (خاکسار محمد شریف ہیڈ اپریٹر ٹیلیفون آفس گوجرہ) (۳) میری اہلیہ ناصرہ بیگم بنت چوہدری محمد بوٹا صاحب کو یکم نومبر سے شدید بخار ہو گیا ہے۔ سورجہ حرارت اکثر ۱۰۳ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ (غلام احمد خان ظہور انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ "سرکل سیالکوٹ") (۴) میرے بڑے بھائی چوہدری محمد شفیع صاحب آف گھٹیالیاں کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت اُن کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (نذیر احمد پٹواری حصول اراضی لیہ ضلع مظفر گڑھ سرکل سول) (۵) میرے والد محترم جناب بابو عبد الغنی صاحب ابنالوی چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (خاکسار عبد الشکور ابنالوی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس سٹوڈنٹ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور) (۶) خاکسار کے محترم خسر میاں شمس الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موضع رانجھا ضلع سرگودھا آج کل سرگودھا میں بعارضہ بخار، اعصابی کمزوری و دیگر عوارض سخت بیمار ہیں۔ گو پہلے سے کافی آرام ہے مگر ابھی مرض کا اثر باقی ہے۔ (خاکسار شیخ عبد الرشید احمدی سرگودھا کاٹن فیکٹری سرگودھا) (۷) مکرم مخدوم نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی آف میانی ضلع شاہ پور ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اور ان کی بیماری میں کوئی نمایاں کمی محسوس نہیں ہوئی ہے۔ احباب کرام سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار سعید خالد) (۸) میں ایک لمبے عرصہ سے ایک دفتری مقدمہ میں ماخوذ ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد باعزت بریت عطا فرمائے۔ اور میری مشکلات کو دور کرے۔ (محمد شفیع سٹور کیپر موضع سلیم پور ڈاکخانہ مراد پور ضلع سیالکوٹ)

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

کل مورخہ ۲۵ ؍ ۵۳ بروز اتوار محترمی جناب مولوی عبد الغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ متعینہ لاہور نے عزیزہ القدر عفت صدیقہ سلمہا بنت برادرم جناب شیخ عبد الحمید صاحب شملوی ۵۵ جمیل روڈ لاہور کے نکاح کا ہمراہ میاں عبد الحمید صاحب سلمہٗ ولد مکرم جناب میاں محمد حسین صاحب سودھا ودھا جنیوٹ بعوض مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر اعلان فرمایا۔ تقریب رخصتانہ بھی کل ہی عمل میں آئی۔ احباب کرام خصوصاً صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درویشان قادیان دار الامان سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تبارک و تعالیٰ اس تقریب سعید کو جانبین کے لئے باعث رحمت بنائے آمین۔ (خاکسار میاں محمد یوسف سابق پرائیویٹ سیکرٹری)

ولادت

برادرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کو خدا تعالیٰ نے ۲۳ ؍ ۱۰ کو بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ بچے کو خادم دین، نیک قسمت، والدین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

(محمد صادق مبشر از کراچی)

دعائے مغفرت

میرے خسر جناب ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی قریباً ایک سال کی لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۸ ؍ ۵۳ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو تبلیغ کا خاص شوق تھا۔ سلسلہ کی تائید میں انہوں نے کچھ کتابیں بھی لکھیں۔ خاص طور پر ان کی کتاب امام المتقین یا اتباع خاتم النبیین بہت مقبول ہوئی۔ احباب ڈاکٹر صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(فضل الرحمٰن منیجر کا ذ میڈیکل پشاور)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرنیوالے ہمیشہ زندہ رکھے جائینگے

(۱) اسلام پر جو نازک دور گذر رہا ہے۔ اور احمدیت جس نیک مقصد کو لیکر کھڑی ہوئی ہے۔ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس جہاد میں جو غیر ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کی جاری ہے شامل ہو۔ یہ ایسا کام ہے کہ شدید دشمن بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ کیا آپ تحریک جدید کا وعدہ ادا کر چکے ہیں اگر نہیں۔ تو آخری سہ ماہی جا رہی ہے۔ خاص توجہ فرمائیں۔

(۲) احمدیت اگر پھیلے گی۔ اور اسلام اگر ترقی کرے گا۔ تو انہیں لوگوں کے ذریعہ جو سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ کرنا ہے ہمیں نے ہی کرنا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ جو ہم سے اپنی دین کی خدمت کا کوئی کام لے رہا ہے یہ ایک انعام ہے جو ہم پر کیا جا رہا ہے۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جائیں گے۔ اور ان کے نام مجاہدین میں شمار کئے جائیں گے۔ آپ تحریک جدید میں اگر شامل ہیں تو یہ احسان ابھی سے محاسبہ کریں کہ کسی سال کا بقایا تو نہیں اگر ہو تو ادا کرنے کا فکر کریں۔ ۳۰ نومبر ۱۳۳۲ھش سے قبل۔ تا نام انیس سالہ فہرست میں آجائے۔

(۳) آخر سلسلہ کے کام آپ نہیں کریں گے۔ تو اور کون کرے گا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض لوگ ان قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانی کر رہے ہیں۔ اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ آپ بھی کر سکتے ہیں۔ (بشرطیکہ آپ خود توجہ کریں)

(۴) "مخلص یہ کہتا ہے۔ کہ کچھ تنگی خدا نے بھیجی ہے۔ کچھ میں اپنے اوپر خوشی سے وارد کر لیتا ہوں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ اور وہ میری تنگیوں کو دور کر دے۔"

(۵) "مخلص تبلیغ اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں۔ مرکزی چندوں کی بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں۔ اور سلسلہ کے کام نہ رکیں۔"

(۶) تحریک جدید کے سال رواں سے بہت وقت گذر چکا۔ اور تھوڑا سا باقی ہے۔ آپ اپنے تحریک جدید کے وعدہ کا جائزہ لیں۔ اگر وعدہ پورا نہیں ہوا۔ تو اس میں واجب الادا رقم ارسال کر کے سو فی صدی ادا کر لیں۔ دفتر ہذا بار ہا وعدہ اور وصولی کی اطلاع دے چکا ہے۔ پس ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ (وکیل المال ربوہ)

ضروری اطلاع

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افراد جماعت کو بلحاظ عمر تین تنظیموں میں منقسم فرمایا ہوا ہے۔ یعنی پندرہ سال کی عمر کے بچوں کو مجلس اطفال میں اور پندرہ سے اوپر چالیس تک کے نوجوانوں کو مجلس خدام الاحمدیہ میں۔ اور اس سے اوپر کے لوگوں کے لئے مجلس انصار اللہ مقرر ہے۔

پس جو لوگ خدام الاحمدیہ سے نکل چکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور انصار والی عمر میں داخل ہو گئے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اگر وہ پہلے کسی مقامی جماعت کی مجلس خدام کی تنظیم میں شامل ہیں۔ تو مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے زعیم یا قائد صاحب کو خدام کی رکنیت سے ڈسچارج ہونے کے لئے درخواست دے کر اپنا نام اور پتہ اور عمر وغیرہ سے دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ میں بھی اطلاع بھجوا دیں تا مرکزیہ دفتر انصار اللہ خود بھی ایسے احباب کے نام خدام کی فہرست سے ڈسچارج کرانے اور تنظیم انصار میں شمولیت کے لئے مناسب کاروائی عمل میں لا سکے۔

اور جس جماعت میں پہلے سے مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہ ہونے کی وجہ سے کسی صاحب کا نام خدام کی رکنیت میں درج رجسٹر نہ ہوا ہو یا اکیلے کہیں رہتے ہوں۔ اور کسی جماعت میں شامل نہ ہوں تو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنے نام و پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تا تنظیم انصار میں شمولیت کے متعلق مناسب کاروائی عمل میں لائی جا سکے۔ بہرحال کسی ایسے احمدی دوست کو جو چالیس سالہ عمر میں ہو۔ تنظیم انصار سے باہر نہ رہنا چاہیئے۔ دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ سے فارم ممبری منگوا کر تنظیم انصار میں شامل ہو جانا ضروری ہے۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا: خاکسار کی چچی اہلیہ شیخ فیض الرحمٰن انسپکٹر بیت المال گذشتہ ماہ بچی تولد ہونے کے بعد سے متواتر بیمار رہیں۔ تکلیف زیادہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں موصوفہ کی صحت کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ تا اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔

(خاکسار شیخ عبد المنان پپو ہیڈ کلرک محکمہ کسٹم لاہور)

نومبر کے تیسرے ہفتہ میں بنیادی اصولوں کی رپورٹ پاس کرکے دستوریہ کا اجلاس ملتوی ہوجائیگا

کراچی ۱۱ر نومبر۔ گذشتہ چند دن سے وزیر اعظم محمد علی کے آئینی فارمولے پر مسلم لیگ پارٹی کے اختلافات کو دور کرنے کے لئے پنجاب و مشرقی بنگال کے وزرا اعلیٰ اور چند ممتاز ممبران دستوریہ میں بات چیت جاری ہے۔ اور توقع ہے کہ یہ لوگ وزیر اعظم محمد علی سے بھی ملاقات کریں گے۔ آئینی فارمولے کے چند نکات کے سلسلے میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے دستور ساز اسمبلی بنیادی اصولوں کی رپورٹ کی مزید دفعات پر غور نہیں کرسکی ہے۔ کل مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا جلسہ شام کو چھ بجے ہونے والا ہے۔ اس جلسے میں رپورٹ میں مزید ترمیمات پر غور ہوگا۔ بجٹ پیش کرنے کے طریقے ووٹنگ اور اختیارات کی تقسیم کے سلسلے میں جو اختلافات ہیں۔ ان کے متعلق مذاکرات کے نتائج کا بھی کل کچھ پتہ چل سکے گا۔ توقع ہے کہ دستور ساز اسمبلی کا موجودہ اجلاس اس مہینہ کے تیسرے ہفتہ تک جاری رہے گا۔ اسی وقت تک بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور و خوض بھی مکمل ہو جائے گا۔ اس مہینے کے بعد اسمبلی کا اجلاس جاری نہ رہ سکے گا کیونکہ ممبروں کو مشرقی بنگال کے انتخابات کی مہم کے سلسلے میں واپس جانا ہوگا۔ مغربی پاکستان کے بہت سے مسلم لیگی ممبران دستوریہ بھی مشرقی پاکستان کی انتخابی مہم میں حصہ لینے کے لئے وہاں جائیں گے۔

سابق شاہ فاروق پر قتل کا مقدمہ

قاہرہ ۱۱ر نومبر۔ اخوان المسلمین اور حسن البنا مرحوم کے لواحقین نے عدالت سے درخواست کی کہ جلاوطن سابق شاہ فاروق کے خلاف اخوان المسلمین کے لیڈر حسن البنا کے قتل کا مقدمہ چلایا جائے۔ اس سلسلے میں حال ہی میں ۸ پولیس افسر اور جاسوس ماخوذ ہو چکے ہیں۔

سندھ میں قرآن شریف کی تعلیم لازمی کردی گئی

کراچی ۱۱ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت سندھ نے صوبے کے تعلیمی اداروں میں قرآن شریف کی تعلیم لازمی قرار دے دی ہے۔ اور صوبے میں مذہبی تعلیم کے لئے ناظم تعلیمات قرآن کا تقرر کیا ہے۔

کانپور کے مسلم اخبار سیاست کے ایڈیٹر کو ایک سال قید بامشقت کی سزا

کانپور ۱۱ر نومبر۔ مقامی اردو روزنامہ سیاست کے ایڈیٹر مسٹر سلامت مہدی کو فرقہ وارانہ اشتعال بھڑکانے کے الزام میں ایک سال قید بامشقت کی سزا دے دی گئی۔ اس الزام میں اخبار کے پرنٹر اور پبلشر کو بھی اسی قسم کی سزا اور اسی قدر مدت کے لئے دی گئی ہے۔

ایک سو پاکستانی زائرین دہلی جائیں گے

لاہور ۱۱ر نومبر۔ دہلی میں ۲۰ر نومبر سے ۲۸ر نومبر تک خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کا عرس ہوگا۔ جس میں شرکت کے لئے ایک سو پاکستانی زائرین جارہے ہیں۔

وزیر اعظم پنجاب و سرحد کا دورہ کریں گے

کراچی ۱۱ر نومبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم محمد علی اس ماہ کے آخر میں تبدیلی آب وہوا کی غرض سے پنجاب و صوبہ سرحد کے دس روزہ دورہ پر روانہ ہوں گے۔ وزیر اعظم کو ایک عرصے کی علالت کے بعد ڈاکٹروں نے آرام کا مشورہ دیا ہے۔ توقع ہے کہ وزیر اعظم دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کے خاتمے پر اپنا دورہ شروع کریں گے۔ اور صحت افزا مقامات میں ان کا قیام رہے گا ان کی روانگی سے قبل مرکزی کابینہ میں توسیع کا بھی اعلان کئے جانے کی توقع ہے۔

سندھ صوبہ لیگ کو توڑ دیا جائے

پاک لیگ عاملہ میں پیرزادہ کا مطالبہ

کراچی ۱۱ر نومبر۔ پاکستان مسلم لیگ مجلس عاملہ کے اجلاس میں جس کی صدارت وزیر اعظم و صدر پاکستان مسلم لیگ مسٹر محمد علی نے کی۔ وزیر اعلیٰ سندھ پیرزادہ عبدالستار نے سندھ مسلم لیگ کو توڑے جانے کا مطالبہ کیا۔ مجلس عاملہ کے آج کے جلسے کے لئے ایجنڈا پر مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے آئین اور مرکزی پارلیمانی بورڈ کی خالی نشستوں کے لئے ممبروں کی نامزدگی کا سوال موجود تھا۔ مجلس عاملہ نے مشرقی پاکستان لیگ کا آئین منظور کرلیا۔ اور پارلیمانی بورڈ کے معاملہ پر غور ملتوی کردیا۔ اس کے بعد پیرزادہ عبدالستار نے مطالبہ کیا۔ کہ سندھ مسلم لیگ کو توڑ دیا جائے۔ کیونکہ صوبائی لیگ بدعنوانیوں کا شکار رہی ہے۔ انہوں نے صوبائی لیگ کی ازسر نو تنظیم کا مطالبہ کیا۔ اور مسٹر ایم۔ اے کھوڑو کے خلاف بے ضابطگی کے الزامات عائد کئے۔ صدر نے پیرزادہ عبدالستار سے مجلس عاملہ کے آئندہ اجلاس میں جو ۱۸ر نومبر کو صبح ۱۰ بجے منعقد ہوگا۔ مطالبہ تحریری طور پر پیش کرنے کے لئے کہا۔

یوم کاشتکاران کا انعقاد

لاہور ۱۱ر نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ محکمہ زراعت پنجاب ایک یوم کاشتکاران چک ۲۵۳ جے بی جھنگی آبادی نزد گوجرہ ضلع لائل پور بتاریخ ۲۲ر نومبر ۱۹۵۳ء بروز منگل منعقد کر رہا ہے۔ اس دن ایک نمائش کا اہتمام بھی کیا جائیگا۔ جس میں کاشتکاروں کی دلچسپی کی اشیاء رکھی جائیں گی وزیر مال پنجاب تقسیم انعامات کریں گے۔

کراچی ۱۱ر نومبر۔ حکومت پاکستان نے حکومت سندھ کو مہاجرین کی امداد کے لئے مزید پچاس ہزار روپے کی رقم

امریکی مفاد کے خلاف سرگرمیوں کی بناء پر ٹرومین کے خلاف تحقیقات

نیو یارک ۱۱ر نومبر۔ امریکہ کے سابق صدر مسٹر ہیری ٹرومین کو امریکی مفاد کے خلاف اقدام کرنے کی بناء پر جمعہ کے روز ایک تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو پیش ہونے کا بلاوا موصول ہوا ہے۔ مسٹر ٹرومین کے سکرٹری مسٹر مالفیو کونا نے صحافیوں کو بتایا ہے۔ کہ سابق امریکی صدر مسٹر ٹرومین نے سمن وصول کرلیا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹرومین کے زمانہ اقتدار کے وزیر خارجہ مسٹر جیمز الف برائنز جو آج کل جنوبی کارنیلس کے گورنر ہیں۔ انہیں بھی اسی دن مذکورہ تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو حاضر ہونے کی ہدایت کی گئی ہے۔

جگن ۲۳ر نومبر کو دہلی آئیں گے

لندن ۱۱ر نومبر۔ گی آنا کے برطرف وزیر اعظم ڈاکٹر جگن نے پنڈت نہرو اور دوسرے لیڈروں سے بات چیت کے لئے ۲۳ر نومبر کو بذریعہ ہوائی جہاز ہندوستان جانے کا انتظام کیا ہے۔ وہ ایر انڈیا انٹرنیشنل سے سابق سالیسٹر مسٹر برنہام کے ساتھ جائیں گے۔ گذشتہ ماہ یہاں آنے کے بعد سے ڈاکٹر جگن صرف ایک بار انڈیا ہاؤس گئے ہیں۔ چونکہ ہندوستانی ہائی کمشنر مسٹر کھیر ابھی بیمار ہیں۔ اور آرام کر رہے ہیں۔ اس لئے ڈاکٹر جگن کی روانگی سے پہلے ان سے ملاقات کرنے کا امکان نہیں ہے۔

روس چار بڑوں کی کانفرنس میں شرکت کرے گا

واشنگٹن ۱۱ر نومبر۔ پیرس سے اطلاع ملی ہے کہ روس کے وزیر اعظم جارج مالنکوف نے اعلیٰ پیمانہ پر چار بڑوں کی کانفرنس میں شرکت کرنا منظور کرلیا ہے۔

چرچل ادبیات کا نوبل پرائز لینے سٹاک ہالم نہیں جائیں گے

لندن ۱۱ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ملکی اور غیر ملکی صورت حال کے پیش نظر برطانوی وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل ۱۰ر نومبر کو "ادبیات کا نوبل پرائز" لینے کے لئے سٹاک ہالم نہیں جاسکیں گے۔ اغلب ہے۔ کہ برمودا میں تین بڑوں کی کانفرنس ۴ر دسمبر تا ۸ر دسمبر ہوگی۔

انتخابی مہم میں شرکت کے لئے بلوچستان کے لیگی کارکن مشرقی بنگال جائیں گے

کوئٹہ ۱۱ر نومبر بنگال مسلم لیگ کے صدر مسٹر نور الامین نے بلوچستان مسلم لیگ کے جنرل سکرٹری میر نبی بخش کو ایک برقیہ ارسال کیا ہے۔ جس میں ان کا اس بات پر شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ بلوچستان مسلم لیگ کے کارکن مشرقی بنگال کے انتخابات میں مسلم لیگ کے ساتھ کام کرنے کو تیار رہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ بنگال لیگ اس ماہ کے آخر میں اپنی انتخابی مہم شروع کرے گی۔ اور اس وقت مغربی پاکستان کے لیگی کارکن بنگال جائیں گے۔ اس وقت بلوچستان کے قومی کارکنوں کو بھی مدعو کیا جائیگا۔

---

۴۵ اُستقبال میں داخل کرلیا گیا ہے۔

والیٔ نجد و حجاز کے نام تعزیتی تار

کراچی ۱۱ر نومبر۔ بلوچستانی ریاستوں کی یونین کے صدر خان آف قلات نے سعودی عرب کے نئے سلطان کے نام سابق سلطان ابن سعود کی وفات کے سلسلے میں ایک تعزیتی تار ارسال کیا ہے۔ خان موصوف اس سال حج کے لئے مکہ گئے تھے۔ اور انہوں نے وہاں سلطان مرحوم سے ملاقات کی تھی۔

کمیونسٹ قاہرہ سے بھاگ گئے

قاہرہ ۱۱ر نومبر۔ یہاں دو مصری صوبائی شہروں میں کمیونسٹ اڈوں پر چھاپے مار کر کمیونسٹ اشتہارات اور چھاپنے کا سامان ضبط کر لیا گیا ہے۔ مصری وزارت داخلہ میں حفاظت عامہ کے ڈائرکٹر میجر جنرل یافوری تحقیقات کرنے کے لئے وہاں گئے۔ یہاں موصولہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مصری کمیونسٹوں نے اپنی سرگرمیوں کا مرکز قاہرہ سے منتقل کرکے بالائی مصر میں قائم کیا ہے۔ کیونکہ یہاں ان کی سخت نگرانی کی جاتی تھی۔

ڈھاکہ میں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی

ڈھاکہ ۱۱ر نومبر۔ گذشتہ دو روز میں بلدیہ کی حدود میں ہیضہ کے ۹ کیسوں کی اطلاع ملی ہے۔ اور اب تک ۹۷۳۸۹ افراد کو ہیضہ کا ٹیکہ لگایا جاچکا ہے۔

امریکی انڈونیشی مذاکرات میں تعطل

ایمسٹرڈم ۱۱ر نومبر۔ امریکہ کے ہاتھ ٹن فروخت کرنے کی انڈونیشی وفد کی بات چیت میں تعطل پیدا ہوگیا ہے۔ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امریکہ اپنی ضروریات بولیویا سے حاصل کر سکتا ہے۔ اور اس نے انڈونیشیا کی انہی شرائط پر بیس ہزار ٹن ٹین برآمد کرنے کی پیشکش ابھی منظور نہیں کی۔

مشرقی بنگال کے انتخابات کی تیاریاں

ڈھاکہ ۱۱ر نومبر۔ مشرقی بنگال کی اسمبلی کے انتخابات کے سلسلے میں آخری فہرست رائے دہندگان ۱۵ر دسمبر کو شائع کردی جائیگی۔ اور خیال ہے۔ کہ انتخابات ۱۶ر فروری سے شروع ہوں گے۔

مہاراجہ نیپال کی حالت نازک ہے

نئی دہلی ۱۱ر نومبر۔ نیپال کے مہاراجہ تربھون جو زیورچ میں ۱۳ر اکتوبر کو علاج کے لئے پہنچے تھے۔ نیپلز میں ان پر دل کا دورہ پڑا تھا۔ انہیں نازک حالت میں زیورچ کنٹونل ہسپتال

میرا صرف ایک جرم ہے کہ میں کسی دوسری طاقت کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا

ایران کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کے مقدمہ کی کارروائی

تہران ۱۱ نومبر۔ ایران کے سابق وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق پر مقدمہ چلانے والی عدالت سے آج ڈاکٹر مصدق نے کہا کہ چونکہ یہ عدالت آئینی نہیں ہے اور اسے مجھ پر مقدمہ چلانے کا کوئی حق نہیں ہے اس لئے آپ سب بہتر ہے اپنے گھروں کو چلے جائیں ۷۳ سالہ ضعیف ڈاکٹر مصدق کی چیخ و پکار، دھمکیاں، آنسو اور بیہوشی کے دورے گذشتہ اتوار سے عدالت کو عجیب کشمکش میں ڈال چکے ہیں۔ مگر آج صبح ڈاکٹر مصدق خاموشی سے آئے۔ اور اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ اور جنرل نصر اللہ مقبلی صدر عدالت سے یہ کہا۔ کہ میں نے ایک قانون کی رو سے تمام خصوصی عدالتوں کو ختم کر دیا ہے۔

اس لئے اب یہ عدالت غیر آئینی ہے۔ اور میرا وکیل جسین آزمودہ ایک نقال یا ایکٹر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ حضرات اب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ یہ عدالت قانونی نہیں۔ اس لئے آپ لوگ گھر تشریف لے جائیں۔

کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ میں نے شاہ ایران کے خلاف کوئی کارروائی کی ہو۔ یا ان کی جان کو کوئی خطرہ لاحق ہوا ہو۔ میری غداری کا کوئی ثبوت آپ کو نہیں مل سکتا۔ اس لئے مجھے سزائے موت نہیں دی جا سکتی۔ ڈاکٹر مصدق نے کل پریس کے ایک نمائندے کو بتایا تھا۔ کہ جب میں عدالت کو غیر آئینی ثابت کرنے کے دلائل ختم کر لوں گا۔ تو کمرہ عدالت سے نکل جاؤں گا۔ اور اپنی کوئی صفائی پیش نہیں کروں گا۔ جب مجلس کے اجلاس سے میری برطرفی کا حکم دیا جائے۔ تو اس کے بعد سول عدالت میں مجھ پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ اس وقت میرے سامنے وہ جج ہیں۔ جنہیں میں نے برطرف کر دیا تھا۔ یہ لوگ انتقام لینے کی کوشش کریں گے۔ جب تک مجلس عدم اعتماد کا ووٹ منظور نہ کرے۔ شاہ ایران مجھے آئینی طور پر برطرف نہیں کر سکتے۔ عدالت سے مانے یا نہ مانے میں اب بھی آئینی طور پر ایران کا وزیر اعظم ہوں۔ اگر انصاف چاہتے ہو۔ تو دس ججوں کو مقرر کر کے میرے بیان کی صداقت آزمالو۔ تاریخ کو آئندہ یہ کہنے کا موقع نہ دیجئے۔ کہ ایک ایسی عدالت نے ایک محب وطن اور بے گناہ آدمی کو مجرم قرار دیدیا میں جیل میں مر جاؤں گا۔ مگر تم لوگ خدا کے سامنے جوابدہ ہو گے۔ دراصل ایران میں انگریز ابتدا سے مداخلت کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر مصدق نے کہا۔ کہ برطانی جسٹس تعلیم یافتہ خود مختار اور معقول مشاہرہ والے ہوتے ہیں۔ اور ایرانی فوجی عدالت والے اس کے بالکل برعکس ہوتے ہیں۔ نہ ان میں کوئی علم ہوتا ہے نہ معقول تنخواہ ہوتی ہے۔ وہ فوجی ڈسپلن کے ماتحت جب ضرورت پڑے بدلے جا سکتے ہیں۔ ۱۹ اگست کو ایک ہجوم نے ڈاکٹر مصدق کے گھر پر حملہ کیا تھا۔ جس کے جواب میں محافظین نے گولی چلا دی تھی۔ اور کئی آدمی مر گئے تھے۔ ڈاکٹر مصدق نے کہا۔ کہ میرا قانونی حق تھا کہ میں غنڈوں کے خلاف اپنے مکان اور سامان کی حفاظت کروں۔ میرے محافظین نے اپنا فرض ادا کیا۔ جو لوگ لوٹ مار کر رہے تھے۔ انہیں مجرم ٹھہرانے کے بجائے مجھے کیوں مجرم سمجھا جاتا ہے۔ وہ لوگ مجھے مارنا چاہتے تھے اور میں اپنی جان کا تحفظ کر رہا تھا۔ آج میں عدالت کے سامنے ہوں اور لٹیرے آزاد ہیں۔ کیا دنیا ایران کو مہذب کہے گی۔ یہ کہنا۔ کہ میں نے حکومت غصب کی ہے غلط ہے۔ کیونکہ (۱) جب تک مجلس عدم اعتماد کا ووٹ نہ دے۔ شاہ کسی وزیر کو برطرف نہیں کر سکتا (۲) شاہ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ کسی وزیر سے محاسبہ کرے یا مقدمہ چلائے (۳) چونکہ وزراء مجلس کے سامنے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ شاہ کی طرف سے برطرفی کا حکم پا کر وہ اپنا منصب نہیں چھوڑ سکتے تھے (۴) شاہ کی طرف سے برطرفی پر اگر میں مستعفی ہو جاتا تو میرے خلاف تحریک ملامت منظور کی جاتی۔ اور یہاں تک کہ مجھ پر مقدمہ چلایا جا سکتا تھا (۵) مجلس نے ایک قانون وضع کر کے مجھے ایک سال کا اختیار خصوصی دیا تھا۔ جب شاہ نے برطرف کیا۔ تو ایک سال میں ابھی تین مہینے باقی تھے۔ (۶) جب مجھے برطرف کیا گیا۔ تو مجلس توڑنے کا دعوی بادشاہ نہیں کر سکتا کیونکہ ابھی تک اس مجلس کا اجلاس ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر مصدق نے کہا۔ کہ برطانیہ اور اینگلو ایرانین آئل کمپنی نے ایران میں انتشار پھیلایا ہے۔ میرے خلاف بہت سے الزامات ہیں۔ مگر میں نے صرف ایک جرم کیا ہے۔ کہ کسی غیر ملکی اداروں کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا۔ یہاں عدالت نے ڈاکٹر مصدق سے کہا کہ آپ اصل مضمون سے ہٹ گئے ہیں۔ اس پر ڈاکٹر مصدق نے کہا۔ کہ اب میں عدالت میں نہیں آؤں گا۔ اگر مجھے ہتھکڑی ڈال کر زبردستی بلایا جائے گا۔ تو میں نہیں بولوں گا۔

وکیل سے صلح ہو گئی

ڈاکٹر مصدق نے اپنے وکیل کرنل بزرجمہر سے اختلافات دور کر لئے کل تک انہیں ڈاکٹر مصدق نے بہت گالیاں دی تھیں مگر آج کرنل بزرجمہر نے ڈاکٹر مصدق کے بیان کی حمایت کی ڈاکٹر مصدق نے اپنے وکیل کے بازو کا سہارا لیا۔ اور کہا۔ کہ میرے حکم سے جب فوجی عدالتیں توڑ دی گئیں۔ تو ہزاروں مقدمات وزارت انصاف تک گئے۔ اس طرح ہزاروں بار میرا حکم مانا گیا۔

مہاتما بدھ کا تیرہ سو سال پرانا مجسمہ

ٹوکیو ۱۱ نومبر۔ یہاں ایک قدیم عبادتگاہ کے قدیم مہاتما بدھ کا ایک مجسمہ دستیاب ہوا ہے اس مجسمہ میں مہاتما بدھ کی جین کی شبیہہ پیش کی گئی ہے۔ خیال ہے یہ مجسمہ ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کا ہے۔

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی کاروائی

محمد بخش مسلم کا بیان

لاہور ۱۱ نومبر: پنجاب کے حالیہ ہنگاموں کی تحقیقات کرنے والی عدالت میں جمعیت علمائے پاکستان کے مولانا محمد بخش مسلم نے کہا۔ کہ یہ کہنا درست نہیں ہے کہ مسٹر دولتانہ نے مولانا اختر علی خان اور صاحبزادہ فیض الحسن کے ذریعہ ایجی ٹیشن میں حصہ لیا تھا۔ ان دونوں نے یہ کہا تھا کہ وہ مسٹر دولتانہ سے بات کر چکے ہیں۔

سوال: کیا آپ نے سب انسپکٹر نیاز علی کے سامنے کوئی بیان دیا تھا؟

جواب: انہوں نے مجھے کوتوالی میں طلب کر کے سوالات کئے تھے۔ اور میں نے ان کو وہ باتیں بتائیں جو مجھ کو معلوم تھیں۔

سوال: کیا آپ نے اپنے اس بیان میں یہ بتایا تھا کہ مسٹر دولتانہ نے صاحبزادہ فیض الحسن اور مولانا اختر علی خان کے ذریعہ ایجی ٹیشن میں حصہ لیا تھا۔

جواب: نہیں میں نے یہ الفاظ بالکل نہیں کہے تھے۔ گواہ نے اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ بیان پر میرے دستخط موجود ہیں۔

اس سوال پر کہ کیا تم نے بیان پڑھنے سے قبل دستخط کر دیئے تھے۔ گواہ نے بتایا۔ کہ بیان میں نے خود نہیں پڑھا۔ بلکہ وہ بیان مجھ کو میرے دستخط لینے سے قبل پڑھ کر سنایا گیا تھا۔ گواہ نے یہ بھی اعتراف کیا کہ مجلس عمل کے بعض اراکین لاہور سے کراچی گئے تھے۔

سوال: کیا مجلس عمل کے ان اراکین کا سفر خرچ مسٹر دولتانہ نے ابراہیم علی چشتی کے ذریعہ برداشت کیا تھا۔

جواب: میں نے سنا تھا۔ کہ ان کے سفر خرچ کے اخراجات ابراہیم علی چشتی نے برداشت کئے۔ مسٹر دولتانہ نے نہیں۔

سوال: آپ نے کوتوالی میں جو بیان دیا تھا۔ اس میں یہ بتایا تھا کہ سفر خرچ کے اخراجات مسٹر دولتانہ نے ابراہیم علی چشتی کے ذریعہ برداشت کئے تھے۔

جواب: جی ہاں۔ میں نے یہ بتایا تھا۔ کسی نے اسمبلی میں یہ الزام لگایا تھا جو روزنامہ ڈان میں شائع ہوا تھا کہ مجلس کے اراکین کے سفر کا خرچ وزارت پنجاب نے برداشت کیا۔ میں نے اپنے بیان میں جو کوتوالی میں دیا تھا۔ اس الزام کو اپنی جانب سے دہرایا تھا۔ میرے خیال میں وزارت اور مسٹر دولتانہ دونوں ایک ہیں۔

گواہ نے اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ اس نے سیکرٹریٹ میں مسٹر دولتانہ سے ملاقات کی تھی۔ جب کہ مولانا ابو الحسنات، مولوی ترنم، حافظ خادم حسین اور مولانا شمسی بھی موجود تھے۔

سوال: کیا مسٹر دولتانہ نے آپ سے یہ کہا تھا کہ آپ لوگ مرکز کے خلاف نعرے بلند کریں اور تحریک مرکز کے خلاف چلائیں۔

جواب: نہیں!

سوال: آپ نے کوتوالی میں جو بیان دیا تھا کیا اس میں یہ بتایا تھا کہ دولتانہ نے یہ کہا کہ مرکز کے خلاف آواز بلند کرو۔ مولوی ترنم، حافظ خادم حسین، مولانا ابو الحسنات، مولانا شمسی اور میں موجود تھے۔

جواب: نہیں میں نے ایسا نہیں کہا تھا۔

سوال: مگر یہ فقرے آپ کے بیان میں موجود ہیں۔ جس پر آپ نے دستخط کئے ہیں۔

جواب: مسٹر دولتانہ نے جو کچھ کہا تھا وہ یہ تھا کہ صوبائی حکومت کا تعلق صرف دو مطالبوں کے حوالہ سے ہے اور دیگر دو مطالبات صوبہ کے متعلق نہیں ہیں۔ ان کا تعلق صرف مرکز سے ہے۔

سوال: کیا مولوی ترنم، حافظ خادم حسین، مولانا ابو الحسنات اور مولانا شمسی کا ریلوے کرایہ مسٹر دولتانہ نے ادا کیا تھا۔

جواب۔ نہیں میں نے سنا ہے کہ ابراہیم علی چشتی نے ریلوے کا کرایہ دیا تھا۔

گواہ نے یہ بھی اعتراف کیا کہ اس کو فروری ۱۹۵۳ء میں محکمہ اسلامیات نے ایک ہزار پانچ سو پچانوے روپے دیئے تھے۔ گواہ نے بتایا کہ یہ رقم ان تقاریر کا معاوضہ تھی۔ جو میں نے جیلخانہ میں کی تھیں۔ یہ تقریریں قیدیوں کی اصلاح اخلاق سے متعلق تھیں میں نے اسکولوں اور کالجوں میں اسلام اور تعلیم پر بھی تقریریں کی تھیں۔ گواہ نے اس امر کا بھی اعتراف کیا۔ کہ اس کو محکمہ اسلامیات سے مزید ایک سو پینتیس روپے ملے تھے۔ جو اخبارات میں بعض مضامین لکھنے کا معاوضہ تھے۔ ان مضامین میں ایک مضمون "رشوت خوری" دوسرا "اناج زیادہ اگاؤ" اور تیسرا اسلامی اصولوں سے متعلق تھا۔

گواہ نے مزید بتایا کہ میں بورڈ آف اسلامیات کا ایک رکن ہوں۔ اور مجھے اس کے رکن کی حیثیت سے ڈیڑھ سو روپے ملتے ہیں۔ گواہ نے یہ بھی بتایا کہ میں تحریک کا زبردست حامی تھا۔ میں نے تقریریں کیں اور اخبار زمیندار میں مضامین لکھے تھے۔

مجلس عمل کی طرف سے مولانا مرتضیٰ احمد میکش کی جرح پر گواہ نے بتایا۔ کہ میں کوتوالی اس لئے گیا تھا کہ مجھے وہاں بلایا گیا تھا۔ میں نے پولیس کے زیر اثر کوئی بیان نہیں دیا۔ احراریوں کی طرف سے تحفظ ختم نبوت کی تحریک شروع ہونے سے قبل دیگر علماء اور مذہبی ادارے ختم نبوت کے مسئلہ پر غور کر رہے تھے۔ اس مسئلہ سے متعلق بعض کتابیں بھی تصنیف ہو چکی ہیں۔ مجلس عمل کے پلیٹ فارم پر بھی جو تقریریں ہوئی تھیں ان کے خلاف حکومت پنجاب نے کوئی کاروائی نہیں کی اور صوبائی حکومت نے بھی اس کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی۔ وزیر اعظم کے ورود پر لاہور میں ۱۶ر فروری کو جو ہڑتال ہوئی تھی۔ وہ مجلس عمل کے فرمان پر ہوئی تھی۔ جو لوگ تحریک کی حمایت میں تقریریں کرنے کے لئے جاتے تھے ان کو ریلوں کا کرایہ مجلس دیتی تھی۔

مجلس احرار کی جانب سے مسٹر مظہر علی اظہر کی جرح پر گواہ نے بتایا کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ کہ صاحبزادہ فیض الحسن جون ۵۲ء کو گرفتار ہوئے تھے۔

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی طرف سے مسٹر اسد اللہ خان کی جرح پر۔ گواہ نے اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ مجلس عمل پنجاب نے ۲۷ر جنوری ۵۳ء کو وہ الٹی میٹم منظور کیا تھا۔ جو مرکزی مجلس عمل کی طرف سے وزیر اعظم کو بھیجا گیا تھا۔ گواہ نے یہ بھی اعتراف کیا کہ مرکزی مجلس عمل کی قرارداد میں جو جلسہ میں منظور ہوئی تھی۔ "براہ راست اقدام" کے الفاظ موجود تھے۔

عدالت کے ایک سوال پر گواہ نے بتایا کہ میں نے ۱۹۱۸ء میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔

سوال: آپ کے مضامین کیا تھے

جواب: میں نے پہلے منشی عالم کی ڈگری حاصل کی۔ اور اس کے بعد انگریزی میں پاس کر کے ڈگری حاصل کی۔

سوال: کیا آپ کافی مذہبی معلومات رکھتے ہیں

جواب: زیادہ معلومات نہیں۔

سوال: کیا آپ سیاست میں اچھا تجربہ رکھتے ہیں

جواب: میں یہ دعوی نہیں کر سکتا۔ کہ میں ایک ماہر سیاست ہوں۔

سوال: کیا سیاست مذہب سے الگ ہے۔

جواب: نہیں۔

سوال: اشعری کون لوگ ہیں۔

جواب: وہ مولانا ابو الحسن علی اشعری کے معتقد ہیں۔ سوال: کیا آپ نے غزالی کو پڑھا ہے۔

جواب: جی ہاں۔ سوال: البیرونی کو پڑھا ہے

جواب: نہیں۔

سوال: غزالی کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے

جواب: وہ ایک عظیم المرتبت امام تھے۔

سوال: البیرونی کے مصنف نے اپنی تمہید میں بتایا ہے کہ اگر غزالی اور اشعری نہ ہوتے مسلمان گیلیلوں، نیوٹنوں اور گیلیلوں کی ایک قوم ہوتی۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس سے مصنف کا مقصد تھا۔ جواب: جو اس کا مقصد تھا وہ اسی کو معلوم ہوگا۔ غزالی ایک بڑے نجومی تھے اور ان کا یہ خیال تھا کہ جو کوئی نجوم سے واقف نہیں وہ اسلام سے بھی واقف نہیں۔ سوال: کیا غزالی منطقی تھے؟

جواب: جی ہاں اس مسئلہ میں وہ مستند سمجھے جاتے تھے۔

سوال: کیا انہوں نے منطق اور ... پر بھی پابندی لگائی تھی۔

جواب۔ جی ہاں انہوں نے یہ پابندی لگائی تھی۔ تمام معلومات اور نتائج اسلامی نظریات سے ملتی ہیں۔ گواہ نے مزید بتایا کہ پنجاب مجلس عمل کے دیگر اراکین بھی تھے۔ اور تحریک مجلس عمل چلا رہی تھی۔ مجلس نے اپنے پروگرام میں کسی نافرمانی کو شامل نہیں کیا تھا۔ مولانا ابو الحسنات نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں مرکزی مجلس عمل کا رکن بن جاؤں۔ مگر میں نے انکار کر دیا۔ گواہ نے بتایا کہ کوتوالی میں مجھے اپنے بیان کی کوئی نقل برائے مطالعہ نہیں دی گئی۔ عدالت کے اس سوال پر۔ کیا آپ نے بیان پر دستخط کرنے سے قبل پولیس افسر سے مطالبہ کیا تھا کہ بیان پڑھنے کے لئے دیا جائے۔ گواہ نے جواب نفی میں دیا۔ گواہ نے بتایا کہ میں کوتوالی میں ڈیڑھ گھنٹے تک رہا تھا۔ مسٹر دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان کی جرح پر۔ گواہ نے بتایا کہ بیان قلمبند کرنے سے قبل مجھ سے سوالات کئے جاتے تھے۔ گواہ نے بتایا کہ میں نے احمدیت اور ختم نبوت پر مذہبی نقطۂ نظر سے بہت سے مضامین لکھے ہیں۔ مگر مجھے ان کا کوئی معاوضہ نہیں ملا۔ گواہ نے بتایا کہ میں نے ایسے مضامین اس وقت لکھے تھے جبکہ مجھے محکمہ اسلامیات سے۔ اپنی دیگر خدمات کے صلہ میں معاوضہ ملتا تھا۔ میں یہ بتا نہیں سکتا کہ ۲۲ر جنوری اور ۲۷ر فروری ۵۳ء کے درمیان میں نے محکمہ اسلامیات سے کس قدر رقم وصول کی کیونکہ میرے پاس اس کا کوئی حساب نہیں ہے۔

میں قائد ملت کے قاتلوں کو سزا دلانے کے مطالبہ میں کسی سے پیچھے نہیں ہوں

ملک فیروز خان نون کا اعلان

کراچی ۱۱ نومبر: سابق وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خان نون نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ میں نے اخباروں میں یہ پڑھا ہے کہ کراچی میں کوئی جلسہ ہوا جس میں یہ کہا گیا کہ میں ڈان اخبار کو اس لئے بند کرانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ قائد ملت کے قاتلوں کو سزا دلانے کے ارادے سے مہم چلا رہا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ میں بھی قاتلان قائد ملت کو کیفر کردار تک پہنچانے میں کسی سے پیچھے نہیں ہوں۔ مگر دنیا جانتی ہے۔ کہ حادثہ قتل اور اس کی تحقیقات کے دوران میں وہ لوگ حکمران نہ تھے جن پر آج ڈان الزام لگا رہا ہے۔ مرکز کا ایک پنجابی وزیر جو اس وقت منظر سے غائب تھا۔ آج ڈان کے حملوں کا نشانہ ہے۔ یہ پنجابی وزیر کے خلاف ڈان کی مہم مغربی پاکستان کے سیاسی کارکنوں کے خلاف ڈان کی پرانی مہم کا ایک حصہ ہے۔ ڈان کے بنگالی ایڈیٹر نے مشرقی و مغربی بازو کو لڑانے میں شرمناک پارٹ ادا کیا ہے۔ ڈان پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس لئے میں نے مجلس مقننہ میں اس کے خلاف کاروائی کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔